گستاخ رسول ﷺ (اضافہ شدہ)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾(البقرة : ١٠٤)

''اے ایمان والو! تم راعنا کا لفظ نہ بولا کرو، بلکہ انظرنا یا واسمعوا کہا کرو۔ کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ سے بات کرنا چاہتے، تو راعنا کہا کرتے تھے یعنی ہمارے طرف توجہ فرمائیے۔ جبکہ کفار اس لفظ کا غلط معنی مراد لیتے اور نبی ﷺ کی گستاخی کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی اس لفظ سے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرنے سے منع کر دیا، تا کہ نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا راستہ ہی بند ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کفار (یہود و نصاریٰ) قدیم سے نبی کریم ﷺ کی گستاخیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُونَ، لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾(التّوبة : 65)

''(نبی!) کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا کرتے تھے؟ عذر پیش نہ کرو، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

❁ نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾(الأنعام: ١٠)

''(اے نبی!) آپ سے پہلے بھی رسولوں کا استہزا کیا گیا، تو استہزا کرنے والوں کو اسی (عذاب) نے آگھیرا، جس کا وہ استہزا کرتے تھے۔''

❁ ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾(الحجر: ٩٥)

''بلاشبہ استہزا کرنے والوں سے ہم آپ کو کافی ہو جائیں گے۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾(الأحزاب: ٥٧)

''بلاشبہ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، دنیا و آخرت میں ان پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ﴾(التّوبة: ٧٤)

''انہوں (منافقین) نے کلمہ کفر کہا اور دعویٰ اسلام کے بعد (پکے) کافر ہو گئے۔''

کلمہ کفر سے مراد اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو مطعون کرنا ہے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا﴾(النّساء: ٤٦)

''بعض یہودی کلمات کو ان کی اصل جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں، ہم نے سنا اور نافرمانی کی، سن، بغیر اس کے کہ تجھے سنا جائے، راعنا کا لفظ بولنے میں اپنی زبانوں کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعن کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ ایسا کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، سنیے اور ہماری طرف توجہ فرمائیے، تو ان کے لیے بہت بہتر اور مناسب ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر دی ہے، ان میں سے بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ پر طعن درحقیقت رسالت پر طعن ہے۔ اس آیت میں یہود کی عادت بد کا ذکر ہے کہ وہ کس طرح نبی کریم ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ﴾(المؤمنون: ٦٧)

''وہ (کافر) اسے (یعنی قرآن کریم یا نبی کریم ﷺ کو) تکبر کرتے ہوئے اور افسانہ گوئی کرتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں۔''

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾(الشّعراء : ۲۲٤)

''شعراء کی پیروی بد بخت لوگ کرتے ہیں۔''

بعض اہل علم نے اس سے مراد وہ شعرا لیے ہیں، جو نبی کریم ﷺ کی ہجو اور گستاخی پر مبنی شعر کہتے تھے اور کچھ بد بخت اور بدنصیب ان شعرا کے کلام کو محفوظ کرتے تھے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾(الکوثر : ۳)

''(اے نبی!) آپ کا دشمن نابود ہے۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾(التّوبة : ۱۲)

''اگر یہ لوگ معاہدہ کرنے کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں، تو تم ان کفر کے سرغنوں سے قتال کرو، کیونکہ اب ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید (اس طرح) یہ باز آجائیں۔''

نبی کریم ﷺ پر طعن درحقیقت دین پر طعن ہے۔ کفار جب نبی کریم ﷺ کی ہستی پاک کا مذاق اُڑائیں یا آپ کو مطعون کریں، اس وقت کافروں کا علاج قتال ہے۔ ان سے ہر طرح کا بائیکاٹ ضروری ہے، ان سے طے شدہ معاہدے ختم ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ

حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا﴾(النّساء : ١٤٠)

''اگر تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ان کا استہزا کیا جا رہا ہے، تو تم ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو (یعنی ان کا بائیکاٹ کر دو)، تا آنکہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں، کیونکہ (اگر تم ان کے ساتھ بیٹھو گے،) تو تب تم بھی انہی جیسے ہو۔ بلا شبہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ .

''کیا آپ کو تعجب نہیں ہوتا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کی سب وشتم اور لعنت کو دور کیا؟ وہ مذمم کو برا بھلا کہہ رہے ہیں اور لعن طعن کر رہے ہیں، جبکہ میں محمد ہوں۔''

(صحيح البخاري : 3533)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

''کعب بن اشرف (یہودی) کو کون قتل کرے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا

آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔فرمایا: جی ہاں۔''

(صحيح البخاري :3031، صحيح مسلم :1801)

❁ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں سخت بات کر دی، تو اس شخص نے بھی جواب میں ایسا ہی کہہ دیا، تو میں (ابو برزہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: (اے ابو بکر!) کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے روک دیا اور فرمایا:

إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ایسا کسی کے حق میں جائز نہیں۔''

(سنن النّسائي : 4076، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، تو انہوں نے اسے قتل کر دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا، تو فرمایا:

أَلَا اِشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

''گواہ رہیں کہ اس کا خون رائیگاں ہے۔''

(سنن أبي داود :4361، سنن النّسائي : 4070، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عمر بن عبد العزیز اُموی رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ أَحَدٌ بِسَبِّ أَحَدٍ إِلَّا مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واحد ہستی ہیں کہ اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے، تو اسے

قتل کر دیا جائے۔“

(طَبَقات ابن سعد : 369/5، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ علامہ احمد بن حسین بن سہل ابو بکر فارسی رحمہ اللہ (۳۰۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا هُوَ قَذْفٌ صَرِيحٌ كَفَرَ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

”بلاشبہ جو نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہتے ہوئے آپ پر صریح تہمت لگائے، وہ شخص اہل علم کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے۔“

(فتح الباري لابن حجر : 281/12)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُ الْقَتْلَ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کو برا کہے، اس کی سزا قتل ہے۔“

(الإجماع : 720، الإقناع : 584/2، الإشراف : 60/8)

❁ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السَّبَّ مِنْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتِدَادٌ عَنِ الدِّينِ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اخْتَلَفَ فِي وُجُوبِ قَتْلِهِ .

”رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنا دین سے ارتداد ہے۔ میں ایسے کسی مسلمان کو نہیں جانتا، جس نے گستاخ رسول کے قتل کے وجوب میں اختلاف کیا ہو۔“

(مَعالم السّنن : 296/3)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ ہم سب کو توفیق بخشے، جان لیجئے کہ جو بھی نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہے، یا آپ ﷺ پر عیب لگائے یا آپ کی ذات یا نسب یا دین یا کسی خصلت میں نقص داخل کرے یا آپ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہوئے یا حقارت کے لیے یا شان میں کمی کرتے ہوئے یا عیب جوئی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو کسی چیز کے برابر کرے یا مشابہ کرے، تو وہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے والا تصور ہوگا، اس کا حکم بھی وہی ہے، جو برا بھلا کہنے والے کا ہے، یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔......اسی طرح (وہ بھی گستاخ رسول ہے اور اس کی سزا بھی قتل ہے،) جو آپ ﷺ پر لعنت کرے، یا آپ پر بددعا کرے، یا آپ کے نقصان کی تمنی کرے یا مذمت کے طور پر آپ کی طرف کچھ ایسا منسوب کرے، جو آپ کی شایان شان نہ ہو، یا آپ کے متعلق نامعقول، گھٹیا، گندی اور جھوٹی بات کرے یا آپ ﷺ کو پیش آنے والے مصائب اور آزمائشوں میں سے کسی کی آپ کو عار دے یا آپ ﷺ کے لائق جائز کسی بشری عارضہ کی وجہ سے آپ ﷺ کو حقیر سمجھے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اب تک کے تمام اہل علم اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔''

(الشّفا بتعریف حقوق المصطفیٰ : 932/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَت الْأُمَّة عَلٰى قَتْلِ مُتَنَقِّصِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِين وَسَابِّهٖ .

''امت کا اجماع ہے کہ جو مسلمان نبی کریم ﷺ کی شان میں تنقیص کرے یا آپ کو برا بھلا کہے، اسے قتل کر دیا جائے۔''

(الشّفا بتعریف حقوق المصطفٰی : 211/2)

۞ **شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:**

إِنَّ السَّابَّ إِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَإِنَّهٗ يَكْفُرُ وَيُقْتَلُ بِغَيْرِ خِلَافٍ وَهُوَ مَذْهَبُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ .

''اگر نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہنے والا مسلمان ہو، تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی سزا قتل ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں، ائمہ اربعہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے۔''

(الصّارم المَسلول علی شاتم الرّسول، ص 4)

۞ **نیز فرماتے ہیں:**

مَعْلُومٌ أَنَّ أَذَى الرَّسُولِ مِنْ أَعْظَمِ الْمُحَرَّمَاتِ فَإِنَّ مَنْ آذَاهُ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَقَتْلُ سَابِّهٖ وَاجِبٌ بِاتِّفَاقِ الْأُمَّةِ .

''یہ طے شدہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچانا سب سے بڑا حرام کام ہے، کیونکہ جو نبی کریم ﷺ کو ایذا دیتا ہے، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو ایذا دیتا ہے۔ امت کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہنے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔''

(مَجموع الفتاوی : 169/15)

۞ **علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:**

هُوَ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ .

''(گستاخ رسول کے قتل پر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔''

(زاد المَعاد : 55/5)

۞ **نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے فرمایا:**

اَلسَّابُّ لِلّٰهِ أَوْ لِرَسُولِهٖ أَوْ لِلْإِسْلَامِ أَوْ لِلْكِتَابِ أَوْ لِلسُّنَّةِ وَالطَّاعِنُ فِي الدِّينِ، وَكُلُّ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ مُوجِبَةٌ لِلْكُفْرِ الصَّرِيحِ، فَفَاعِلُهَا مُرْتَدٌّ حَدُّهٗ حَدُّهٗ.

''اللہ، اس کے رسول، اسلام، کتاب اللہ یا سنت رسول کو برا بھلا کہنے والا اور دین میں طعن کرنے والا (کافر ہے) یہ تمام افعال کفر صریح کا موجب ہیں، ان کا مرتکب مرتد ہے اور اس کی حد مرتد والی (یعنی قتل) ہے۔''

(الرّوضة النّدية : 629/2)

ذمی گستاخ رسول ﷺ کی سزا:

ذمی وہ کافر ہے، جو مسلمانوں کی سلطنت میں جزیہ دے کر رہتا ہے، بدلے میں اسے مسلمان امان دیتے ہیں، اس کے مال وجان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ذمی بھی نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے، تو اس کا ذمہ ٹوٹ جائے گا، وہ حربی قرار پائے گا، اس کی سزا بھی قتل ہے۔ اس پر قرآن وحدیث اور اجماع امت دلیل ہیں۔ علمائے احناف کے نزدیک ذمی گستاخ رسول کی سزا قتل نہیں۔

❀ علمائے احناف کا فتویٰ ہے:

مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ الْجِزْيَةِ أَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا أَوْ سَبَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ زَنٰى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْقُضْ عَهْدُهٗ.

''جو ذمی جزیہ دینے سے انکار کر دے، یا کسی مسلمان کو قتل کر دے یا نبی کریم ﷺ کو گالی دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے، تو اس کا ذمہ نہیں

ٹوٹے گا۔''

(القدوري، ص 241، الهداية :598/1، **فتاویٰ عالمگیری**:252/2)

۞ **علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی رحمہ اللہ (۸۷۹ھ) نے کہا ہے:**

نَعَمْ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ تَمِيلُ إِلٰى قَوْلِ الْمُخَالِفِ فِي مَسْأَلَةِ السَّبِّ لٰكِنَّ اتِّبَاعَنَا لِلْمَذْهَبِ وَاجِبٌ وَفِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ وَيُؤَدَّبُ الذِّمِّيُّ وَيُعَاقَبُ عَلٰى سَبِّهٖ دِينَ الْإِسْلَامِ أَوِ النَّبِيَّ أَوِ الْقُرْآنَ.

''یہ بات درست ہے کہ ایک مؤمن کا دل ہمارے مخالف (ائمہ ثلاثہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کے مذہب کی طرف مائل ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہنے والے کی سزا قتل ہے، لیکن ہم پر اپنے مذہب کی پیروی واجب ہے۔ حاوی قدسی (از حنفی فقیہ احمد بن محمد بن نوح غزنوی، المتوفی تقریبا: ۶۰۰ھ) میں لکھا ہے: ''ذمی اگر دین اسلام کو گالی دے، یا نبی کریم ﷺ کو گالی دے یا قرآن کو گالی دے، تو اسے تادیباً سزا دی جائے گی (قتل نہیں کیا جائے گا)۔''

(البحر الرّائق لابن نُجَيم : 125/5)

۞ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نقل کرتے ہیں:

''ذمی خواہ کیسے ہی بڑے جرم کا ارتکاب کرے، اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا، حتی کہ جزیہ بند کر دینا، مسلمان کو قتل کرنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا، یا کسی مسلمان عورت کی آبروریزی کرنا بھی اس کے حق میں ناقض ذمہ نہیں ہے۔''

(الجہاد فی الاسلام، ص289)

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾(التّوبة : ١٢)

''اگر یہ لوگ معاہدہ کرنے کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں، تو تم ان کفر کے سرغنوں سے قتال کرو، کیونکہ اب ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید (اس طرح) یہ باز آ جائیں۔''

ثابت ہوا کہ ذمی اگر دین میں طعن کرے، تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا، وہ حربی بن جائے گا اور اس کی سزا قتل ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

''کعب بن اشرف (یہودی) کو کون قتل کرے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا: جی ہاں۔''

(صحيح البخاري :3031، صحيح مسلم :1801)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! عبداللہ بن خطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

اُقْتُلُوهُ . ''اسے قتل کر دیں۔''

(صحیح البخاري : 1846، صحیح مسلم : 1357)

❀ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ نے سب کفار کو امان دے دی، سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے اور فرمایا:

اقْتُلُوهُمْ، وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ .

''انہیں قتل کر دیں، خواہ یہ غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹے ہوں؛ عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔''

(سنن النّسائي : 4067، المستدرك للحاكم : 2329، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَوْ عَرَّضَ أَوِ اسْتَخَفَّ بِقَدْرِهٖ أَوْ وَصَفَهٗ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِي كَفَرَ بِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ .

''اکثر اہل علم کا مؤقف ہے کہ جو ذمی نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہے یا عیب جوئی کرے یا آپ کی شان گھٹائے یا آپ ﷺ کا ایسا وصف بیان کرے کہ جس وصف کو بیان کرنے سے وہ کافر ہو جاتا ہے، تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔''

(تفسیر القُرطبي : 83/8)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ كَانَ ذِمِّيًّا فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَيْضًا فِي مَذْهَبِ مَالِكٍ وَأَهْلِ الْمَدِينَةِ

...... وَهُوَ مَذْهَبُ أَحْمَدَ وَفُقَهَاءِ الْحَدِيثِ .

''گستاخ رسول اگر ذمی ہو، تو اسے بھی امام مالک رحمہ اللہ اور اہل مدینہ کے مذہب کے مطابق قتل کیا جائے گا......امام احمد بن حنبل اور محدثین فقہا رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 4)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ فَإِنَّهٗ يَجِبُ قَتْلُهٗ، هٰذَا مَذْهَبٌ عَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''جو مسلمان یا کافر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے، اس کا قتل واجب ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی موقف ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 3)

بعض منافقین یا کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ہرزہ سرائی کی، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کر دیا، بعض لوگ اسے دلیل بناتے ہوئے گستاخ رسول کی سزا قتل ہونے کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ بات درست نہیں۔ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا یہ حق وصول کریں یا معاف کر دیں، آپ کو تو یہ اختیار حاصل ہے، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گستاخ کی سزا معاف کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ أَنَّ الْحَقَّ لَهٗ، فَلَهٗ أَنْ يَسْتَوْفِيَهٗ، وَلَهٗ أَنْ يَتْرُكَهٗ، وَلَيْسَ لِأُمَّتِهِ تَرْكُ اسْتِيفَاءِ حَقِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم ﷺ کو حق حاصل تھا کہ (اپنے گستاخ) کو سزا دیں یا اسے معاف کردیں، مگر آپ ﷺ کی امت کو کوئی حق نہیں کہ آپ ﷺ کے گستاخ کی سزا معاف کردیں۔''(زاد المَعاد : 56/5)

نوٹ:

گستاخ رسول کی سزا نافذ کرنے کا اختیار صرف اور صرف مسلمان حکمران کو ہے۔ اگر کوئی قانون ہاتھ میں لے کر کسی گستاخ کو قتل کردے، تو اس کی سزا بھی قتل ہے۔